وضاحت

محترم خاور امین باجوہ صاحب کے مضمون "سیدنا یزید اور سبائی فتنہ" کی جو قسط پچھلے شمارے میں شائع ہوئی تھی اس میں چند ایک غلطیاں رہ گئی تھیں پہلی غلطی یہ ہے اگست کے شمارہ کے صفحہ ۱۸ کی سطر نمبر ۱۸ پر موجود سیدنا حسینؓ کی دوسری شرط کے بعد یہ ریمارکس تحریر ہونے سے رہ گئے تھے۔
"شرط نمبر دو کی رو سے بھی بالآخر سیدنا حسینؓ کا اپنے موقف سے رجوع ثابت ہے کیونکہ جہاد امیر کی اجازت کے بغیر رعایا کے کسی فرد نے کبھی اپنے طور پر نہیں کیا اور نہ ہی سیدنا حسینؓ کے پاس جہاد کے وسائل تھے کہ جن سے وہ جہاد کرتے اس لئے ظاہر ہے کہ انہوں نے یزیدی لشکر میں شامل ہو کر ہی جہاد کرنا تھا اور یزیدی لشکر میں شامل ہو کر سیدنا حسینؓ کا جہاد کرنا بھی دراصل امیر یزیدؒ کی بیعت کے مترادف ہی ہے نیز اس شرط میں خود سیدنا حسینؓ نے مملکت کی سرحدوں کو اسلامی سرحدیں تسلیم کر کے یزیدی لشکر میں شامل ہو کر جہاد کرنے کی پیش کش کی ہے تو پھر اس کے باوجود حکومت کو غیر اسلامی قرار دے کر واقعہ کربلا کو حق و باطل اور کفر و اسلام کا معرکہ کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے؟ نیز کیا اہل کفر کے ساتھ مل کر یعنی ان کی فوج میں شامل ہو کر اسلامی شعار جہاد ہو سکتا ہے؟؟"

دوسری غلطی یہ ہے کہ رسالے کے صفحہ ۲۰ پر نقل کی گئی روایت کے متعلق بخاری جلد ۳ ص ۷۱۵ کا حوالہ تحریر ہے حالانکہ یہ روایت "بخاری جلد ۲ ص ۷۱۵ تفسیر سورت احقاف" میں ہے۔

ابراہیم
کشمینا
انٹرنیشنل
کشمینا اُون جیسی کوئی اُون نہیں
ابراہیم سپنرز
۶۲۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون :۔ ۶۶۱۳۵ ــــ ۳۲۴۶۸۲ ــــ ۲۲۴۱۹۰